اُردو غزل کا تاریخی، لسانی اور فکری جائزہ
(ابتدا سے ناسخ تک)

عاصمہ اصغر، پی ایچ۔ڈی اسکالر، یونیورسٹی آف ایجوکیشن، لاہور

Abstract

"The Urdu Ghazal, whether ancient or modern, has remained a very popular genre with our critics and researchers. It is not exagerated that the material based on narratives, collection of verses, and books on criticism and research is found rich on Ghazal as compared to other genres. In this way, the Urdu ghazal has remained a significal, lively and stable kind of literature in every period of time. In the present article, the Urdu Ghazal has been highlighted with all the variations are developmental stages from its origin to the period of Nasikh. In this way the whole scenario of Urdu Ghazal for its earliest days to the modern age comes into our vision.

اُردو غزل چاہے قدیم ہو یا جدید، ہمارے نقادوں اور محققین کا محبوب موضوع رہی ہے۔ اور اس امر میں کوئی مبالغہ نہیں کہ تذکروں، تواریخ، دواوین، کلیات اور تحقیقی وتنقیدی کتب کی صورت میں جتنا موادغزل کے بارے میں ملتا ہے، کسی اور صنف میں نہیں ملتا۔ اس اعتبار سے اُردو غزل ایک توانا، جان دار اور مستحکم و پائدار صنفِ سخن کے طور پر ہر دَور میں اہمیت کی حامل رہی ہے۔ زیرِ نظر مضمون میں اُردو غزل کے آغاز سے لے کر ناسخ کے عہد تک تغیر پذیری کے مختلف رنگوں اور فکری وفنّی سطح پر رونما ہونے والی نوع بہ نوع تبدیلیوں کو اُجاگر کیا گیا ہے۔ یوں غزل کے عہد قدیم سے جدید تک ایک پورا منظر نامہ نگاہوں کے سامنے آ جاتا ہے۔

ہندوستان میں امیر خسرو سے لے کر بہمنی دور تک (یعنی ۱۲۰۰ء سے ۱۵۰۰ء تک) ہمیں شمال و دکن میں اُردو غزل کے ریختہ کی شکل میں جو اِکّا دُکا نمونے ملتے ہیں ان میں ایک مصرعہ فارسی اور ایک ہندی زبان کا ہے۔ اور اگر یہ بات مان لی جائے کہ اُردو کا قدیم ترین ریختہ جو غزل کی ہیئت پر پورا اُترتا ہے، وہی ہے جو امیر خسرو سے منسوب ہے تو برصغیر میں غزل کے آغاز کا زمانہ تیرہویں صدی کا نصف آخر قرار پائے گا۔ جب مسلمانوں کو یہاں قدم رکھے کم وبیش ساڑھے چھ سو سال گزر چکے تھے۔ امیر خسرو ہند ایرانی اور ہند اسلامی تہذیب کی ایک زندہ اور تابندہ علامت ہیں۔ اُردو غزل بھی جسے آگے چل کر ہند اسلامی تہذیب کی علامت بننا تھا، اپنے سفر کا آغاز امیر خسرو کے ریختے سے کرتی ہے۔ بقول مولوی عبدالحق: ’’ریختہ اسی کا نام ہے جس